السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے شوہر نے مجھ کو طلاق دیدی اور ساتھ ہی ایک سالہ بچہ بھی ہے اس بچے کی پرورش کے سلسلے میں جھگڑا ہوا کہ کس کے پاس رہے گا، لہذا شریعت اس کے بارے میں کیا رہنمائی کرتی ہے نیز بچے کے اخراجات کس کے ذمہ ہیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

مردوں کی بنسبت عورتوں کو بچوں کی پرورش کا زیادہ حق حاصل ہے، اور اس مسئلہ میں اصل عورتیں ہی ہیں، اس لیے کہ بچوں کے لیے عورتیں ہی زیادہ مشفق اور رحم کرنے والی اور چھوٹوں کی تربیت کے لحاظ سے بھی وہی صحیح اور لائق ہیں، اور وہ پرورش اور تربیت کے معاملہ میں زیادہ صبر کرنے والی اور مشقت برداشت کرسکتی ہیں۔ اور بالاتفاق بچہ یا بچی کی پرورش کا زیادہ حق ماں کو ہی حاصل ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ آگے نکاح نہ کرے، اور اگر ماں کہیں اور نکاح کرلے تو اسے یہ حق حاصل نہیں رہے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ بریدہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَالَمْ تَنْكِحِي (ابوداود: 2276، قال الالبانی حسن)

تم جب تک شادی نہیں کرلیتیں اس بچے کی زیادہ حق دار تم ہی ہو۔

اگر کوئی خاتون دوبارہ شادی کرتی ہیں تو اس صورت میں وہ اپنے نوبیاہتہ شوہر کے ساتھ مشغول ہوں گی جس سے بچوں کی پرورش میں کوتاہی کا اندیشہ ہوسکتا ہے۔ اس لئے گذشتہ حدیث کی روشنی میں کفالت کی زمہ داری کسی اور کے سپرد بھی کی جاسکتی ہے۔ (مغنی المحتاج 5/196)

لیکن اخراجات کی ذمہ داری باپ کی ہی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

$فَإِن أَرضَعنَ لَكُم فَـٔاتوهُنَّ أُجورَهُنَّ... ٦ ... سورة الطلاق

پھر اگر تمہارے کہنے سے وہی دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی اجرت دے دو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی